

پینیم - نمبر گیارہ گیارہ

گیارہ، گیارہ: دانیال اور مکاشفہ کی نبوتی گواہی

Jeff Pippenger

2025-08-09

پانیوم کے مطالعے میں اس مقام تک پہنچنا میرے لیے ایک طویل عمل رہا ہے، اور عنوان "گیارہ، گیارہ" اس بات کو اجاگر کرنے کے لیے رکھا گیا ہے کہ یہوداہ کے قبیلے کے شیرے باب گیارہ اور آیت گیارہ میں خدا کے لوگوں کی مہر بندی کی تاریخ کے داخلی اور خارجی خطوط بیان کرنے کے لیے کتاب دانی ایل اور کتاب مکاشفہ دونوں کو باہم ہم آہنگ کیا۔ مہلت کے اختتام سے ذرا پہلے، اس نبوت کو کھول دینے کا حکم دیا جاتا ہے جو مکاشفہ میں اس وقت تک مہر بند رکھی گئی تھی جب تک دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابوں میں موجود "گیارہ-گیارہ" کی دو لکیروں سے نمائندگی کی گئی داخلی اور خارجی نبوتی تاریخیں موجودہ سچائی نہ بن گئیں۔

اور اس نے مجھ سے کہا، اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر مہر نہ لگا، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ جو بے انصاف ہے وہ بے انصاف ہی رہے؛ اور جو ناپاک ہے وہ ناپاک ہی رہے؛ اور جو راستباز ہے وہ راستباز ہی رہے؛ اور جو مقدس ہے وہ مقدس ہی رہے۔ مکاشفہ 22:10، 11۔

"وقت قریب ہے" مہلت کے خاتمے سے عین پہلے، اور "وقت قریب ہے" جب "یسوع مسیح کے مکاشفے" پر لگی مہر کھولی جاتی ہے۔

یسوع مسیح کا مکاشفہ، جو خدا نے اسے دیا تاکہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جو جلد واقع ہونے والی ہیں؛ اور اس نے اپنے فرشتہ کے وسیلے سے اسے اپنے بندہ یوحنا کے پاس بھیج کر ظاہر کیا۔ اس نے خدا کے کلام، اور یسوع مسیح کی گواہی، اور ان سب چیزوں کی جو اس نے دیکھیں، گواہی دی۔ مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کے الفاظ سنتے ہیں، اور ان باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اس میں لکھی ہیں؛ کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ مکاشفہ 1:1-3۔

جب یہوداہ کے قبیلے کا شیر "مکاشفہ یسوع مسیح" کی مہر کھولتا ہے، جیسا کہ وہ جولائی 2023 میں آدھی رات کی پکار کے پیغام کی آمد سے کرتا آ رہا ہے، تو اس مہر کھولنے میں یہ انکشاف بھی شامل ہے کہ وہ "پلمونی" ہے، یعنی عجیب شمار کرنے والا، یا رازوں کا شمار کرنے والا۔ اس سچائی کو قبول نہ کرنا اس آزمائشی عمل میں ناکام ہونا ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر لگاتا ہے۔

میں تو تمہیں توبہ کے لیے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں، مگر جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زیادہ زور آورے؛ میں اس کے جوتے اٹھانے کے بھی لائق نہیں۔ وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ اس کا چہاج اس کے ہاتھ میں ہے، اور وہ اپنے کھلیان کو اچھی طرح صاف کرے گا اور اپنی گندم کو غلہ خانے میں جمع کرے گا؛ مگر بھوسے کو نہ بچھنے والی آگ سے جلا دے گا۔ متی 3:11، 12۔

"یہ تزکیہ کا عمل کب شروع ہوگا، میں نہیں کہہ سکتا، لیکن اسے زیادہ دیر تک مؤخر نہیں کیا جائے گا۔ وہ جس کے ہاتھ میں چہاج ہے اپنے ہیکل کو اخلاقی ناپاکی سے پاک کرے گا۔ وہ اپنے کھلیان کو پوری طرح صاف کرے گا۔" Testimonies to Ministers, 372, 373۔

پیشگوئی کے وہ بیانات جو وقت مہر بندی کو ایک نبوی امتحانی عمل کے طور پر شناخت کرتے ہیں، نہایت کثرت سے بلکہ ضرورت سے بھی زیادہ موجود ہیں۔ یہ واضح ہے کہ یہ امتحانی عمل طلبہ کی استعداد اور اہلیت پر مبنی ہے کہ وہ خدا کے کلام نبوت کے مطالعے کے لیے درست یا نادرست طریقہ کار کو کس طرح اختیار کرتے ہیں۔ یہ حقیقت بھی الہامی ریکارڈ میں کثرت سے بیان کی گئی ہے۔

اور ان چاروں لڑکوں کو خدا نے ہر قسم کی تعلیم اور حکمت میں علم اور مہارت عطا کی، اور دانی ایل کو سب رؤیاؤں اور خوابوں کی سمجھ دی۔ اور جب وہ دن پورے ہوئے جن کے بارے میں بادشاہ نے کہا تھا کہ انہیں حاضر کیا جائے، تو خصیوں کے سردار نے انہیں نبوکدنصر کے سامنے پیش کیا۔ اور بادشاہ نے ان سے گفتگو کی؛ اور ان سب میں دانی ایل، حننیاہ، میشاپیل اور عزریاہ کی مانند کوئی نہ پایا گیا؛ اس لیے وہ بادشاہ کے حضور حاضر رہنے لگے۔ اور حکمت اور سمجھ کے ہر معاملے میں جس بابت بادشاہ ان سے پوچھتا تھا، اس نے انہیں اپنی ساری سلطنت کے سب جادوگروں اور نجومیوں سے دس گنا بہتر پایا۔ دانی ایل 17:1-20.

نبوی تعبیر کا ایک اولین اصول یہ ہے کہ سچائی دو گواہوں کی شہادت پر قائم کی جاتی ہے، اور جو اس اصول پر اعتماد نہیں کرتے وہ اپنی ناکامی کی راہ خود ہموار کرتے ہیں۔ مہر بندی کے زمانے میں آزمائش کے عمل کا ایک عنصر یہ ہے کہ ان اندرونی اور بیرونی تواریخ کے باہمی تعلق کو پہچانا جائے جو دانی ایل اور یوحنا کے ہاں باب گیارہ، آیت گیارہ میں پیش کی گئی ہیں۔

مکاشفہ ایک مہر بند کتاب بھی ہے، مگر ایک کھلی ہوئی کتاب بھی ہے۔ یہ اُن حیرت انگیز واقعات کا اندراج کرتی ہے جو اس زمین کی تاریخ کے آخری دنوں میں پیش آئیں گے۔ اس کتاب کی تعلیمات واضح اور قطعی ہیں، نہ کہ پراسرار اور ناقابل فہم۔ اس میں نبوت کا وہی سلسلہ اختیار کیا گیا ہے جو دانی ایل میں ہے۔ بعض نبوتوں کو خدا نے دہرایا ہے، یوں ظاہر کرتے ہوئے کہ انہیں اہمیت دی جانی چاہیے۔ خداوند وہ باتیں نہیں دہراتا جن کی کوئی بڑی اہمیت نہ ہو۔ مخطوطات کی اشاعتیں، جلد 9، صفحہ 8.

دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابیں دو گواہوں کی نمائندگی کرتی ہیں، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کو مکاشفہ کے گیارہویں باب میں دو گواہوں کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اسی باب کی آیت گیارہ میں یہ دو گواہ، جن کی نمائندگی ایلیاہ اور موسیٰ کرتے ہیں، پھر زندہ کیے جاتے ہیں، جیسا کہ اس کی تمثیل یوحنا کا اُبلتے ہوئے تیل میں ہونا اور دانی ایل کا شیروں کی ماند میں ہونا ظاہر کرتی ہے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی دانی ایل اور یوحنا کے ساتھ ایلیاہ اور موسیٰ بھی کرتے ہیں۔ اس امتحانی عمل میں کامیاب ہونے کے لیے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کو پیدا کرتا ہے، طالب علم کو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ حق دو گواہوں پر قائم کیا جاتا ہے، اور یہ کہ دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابیں دو گواہوں کی نمائندگی کرتی ہیں، اور یہ کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تمثیل ایلیاہ اور موسیٰ نیز دانی ایل اور یوحنا کے طور پر کی گئی ہے۔

یہ حقائق محض ایک مختصر نمونہ ہیں اُن نبوتی حقائق کا جو "گیارہ، گیارہ" کے ذریعے دانی ایل اور مکاشفہ دونوں میں ظاہر ہونے والی داخلی اور خارجی تاریخ سے وابستہ ہیں۔ پلمونی کے طور پر مسیح نے دونوں مقامات کی ہم آہنگی میں راہنمائی کی، اور یہ بھی دکھایا کہ گیارہ جمع گیارہ بائیس ہے، جو خود دو سو بیس کا عشر یعنی دسواں حصہ ہے، اور یہ الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کی علامت ہے۔ پلمونی نے دو سے زیادہ گواہوں کی بنیاد پر ثابت کیا کہ "دو سو بیس" الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کی نمائندگی کرتا ہے، جو خود مسیح کے تجسم کی توصیف ہے جب اُس نے گرا ہوا جسم اختیار کیا۔ یوں اُس نے بنی نوع انسان کے لیے مثال قائم کی کہ اگر وہ انجیل کی شرائط پوری کرنے پر آمادہ ہوں تو مسیح اپنی الوہیت کو ہماری انسانیت کے ساتھ ملانے پر آمادہ ہے۔ لہذا الوہیت اور انسانیت دو گواہ ہیں۔

"یسوع مسیح کا مکاشفہ" جو مہلت کے بند ہونے سے عین پہلے کھولا گیا، اس میں یہ بھی شامل ہے کہ یسوع خدا کا "کلام" ہے۔

ابتدا میں کلام تھا، اور کلام خدا کے ساتھ تھا، اور کلام خدا تھا۔ وہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اسی کے وسیلے سے بنیں، اور جو کچھ بنا، اُس کے بغیر کوئی چیز نہ بنی۔ اس میں زندگی تھی، اور وہ زندگی انسانوں کی روشنی تھی۔ اور روشنی تاریکی میں چمکتی ہے، اور تاریکی نے

اسے نہ پایا۔ یوحنا 1:5-5۔

بائبل خدا کا "کلام" ہے، جو بالکل اسی طرح الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کی نمائندگی کرتا ہے جس طرح مسیح کرتے ہیں۔ بائبل عہدِ قدیم اور عہدِ جدید کے دو گواہوں کی نمائندگی کرتی ہے، جو کتابِ مکاشفہ کے باب گیارہ میں موسیٰ اور ایلیاہ بھی ہیں۔

دو گواہوں کے بارے میں نبی مزید فرماتا ہے: "یہ دو زیتون کے درخت ہیں، اور دو چراغ دان جو زمین کے خدا کے حضور کھڑے ہیں۔" "تیرا کلام،" زبور نویس نے کہا، "میرے پاؤں کے لیے چراغ اور میری راہ کے لیے روشنی ہے۔" مکاشفہ 11:4؛ زبور 119:105۔ دو گواہ عہدِ عتیق اور عہدِ جدید کے مقدس صحائف کی نمائندگی کرتے ہیں۔ عظیم کشمکش، 267۔

دو گواہ دو زیتون کے درخت، دو چراغدان، اور عہدِ عتیق و عہدِ جدید ہیں، جنہیں اس پیراگراف میں "تیرا کلام" کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ "یسوع مسیح کا مکاشفہ"، جس کی مہر مہلت کے خاتمے سے عین پہلے یہوداہ کے قبیلے کے شیر کی طرف سے توڑی جاتی ہے، "علم میں آخری اضافہ" ہے، جو ان لوگوں کو آزماتا ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار میں شامل ہونے کے امیدوار ہیں۔ "علم میں آخری اضافہ" دس کنواریوں کی تمثیل میں نصف شب کی پکار کا پیغام بھی ہے۔

"پھر میں نے جواب دیا اور اس سے کہا، یہ دو زیتون کے درخت کیا ہیں جو چراغدان کے دائیں طرف اور بائیں طرف ہیں؟ اور میں نے پھر جواب دیا اور اس سے کہا، یہ دو زیتون کی شاخیں کیا ہیں جو دو سنہری نالیوں کے ذریعہ اپنے میں سے سنہری تیل انڈیلتی ہیں؟ اور اس نے مجھے جواب دیا اور کہا، کیا تو نہیں جانتا کہ یہ کیا ہیں؟ اور میں نے کہا، نہیں، اے میرے آقا۔ تب اس نے کہا، یہ دو ممسوح ہیں جو تمام زمین کے خداوند کے پاس کھڑے ہیں۔" زکریا 4:11-14۔ یہ اپنے آپ کو سنہری پیالوں میں انڈیلتے ہیں، جو خدا کے زندہ قاصدوں کے دلوں کی نمائندگی کرتے ہیں، جو لوگوں تک خداوند کا کلام تنبیہات اور التجاؤں کے ساتھ پہنچاتے ہیں۔ خود کلام ویسا ہی ہونا چاہیے جیسا دکھایا گیا ہے، یعنی سنہری تیل، جو ان دو زیتون کے درختوں سے انڈیلا جاتا ہے جو تمام زمین کے خداوند کے پاس کھڑے ہیں۔ یہ روح القدس کی طرف سے آگ کے ساتھ بپتسمہ ہے۔ یہ ایمانوں کی جان کو قائل ہونے کے لیے کھول دے گا۔ جان کی حاجتیں صرف روح خدا کے کام سے پوری ہو سکتی ہیں۔ انسان اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کر سکتا کہ دل کی تمناؤں کو تسکین دے اور آرزوؤں کو پورا کرے۔ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمٹری، جلد 4، 1180۔

کلام خدا بائبل بھی ہے اور مسیح بھی، اور بائبل اور مسیح دو گواہوں کی نمائندگی کرتے ہیں، جیسے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار بھی کرتے ہیں۔ یہ دو گواہ اپنی باری میں الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کی نمائندگی کرتے ہیں۔ وہ داخلی اور خارجی نبوی تاریخوں کی بھی نمائندگی کرتے ہیں۔ گواہوں کے طور پر انہوں نے اس بات کا ثبوت دیا کہ جب الوہیت انسانیت کے ساتھ متحد ہوتی ہے تو گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ وہ الوہیت اور انسانیت کے درمیان رابطے کی بھی نمائندگی کرتے ہیں۔ چلے وہ سیڑھی ہو، نالی، نلیاں، فرشتے یا خدا اور انسان کے درمیان رابطے کی دیگر کوئی علامت، انسان تک پہنچایا جانے والا پیغام ہمیشہ زندگی یا موت ہوتا ہے۔

وہ مسیح کیے ہوئے جو تمام زمین کے خداوند کے حضور کھڑے ہیں، اس منصب کے حامل ہیں جو کبھی شیطان کو بطور ڈھانپنے والا کروبی دیا گیا تھا۔ اپنے تخت کے گرد موجود مقدس بستوں کے وسیلہ سے خداوند زمین کے باشندوں کے ساتھ مسلسل رابطہ برقرار رکھتا ہے۔ سنہری تیل اس فضل کی نمائندگی کرتا ہے جس سے خدا ایمانداروں کے چراغوں کو مہیا رکھتا ہے تاکہ وہ ٹمٹمائیں نہیں اور بجھ نہ جائیں۔ اگر آسمان سے روح خدا کے پیغامات میں یہ مقدس تیل نہ انڈیلا جاتا، تو بدی کی قوتیں انسانوں پر مکمل قابو پا لیتیں۔

جب ہم وہ پیغامات قبول نہیں کرتے جو وہ ہمیں بھیجتا ہے تو خدا کی توہین ہوتی ہے۔ یوں ہم اُس سنہری تیل کو ٹھکراتے ہیں جسے وہ ہماری جانوں میں اُنڈیلنا چاہتا ہے تاکہ وہ تاریکی میں رہنے والوں تک پہنچایا جائے۔ جب یہ ندا آئے، 'دیکھو، دولہا آ رہا ہے؛ اس سے ملنے کے لیے باہر نکلو،' تو جنہوں نے مقدس تیل حاصل نہیں کیا، جنہوں نے اپنے دلوں میں مسیح کے فضل کو عزیز نہ رکھا، وہ احمق کنواریوں کی مانند پائیں گے کہ وہ اپنے خداوند سے ملنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ان کے اندر خود تیل حاصل کرنے کی قدرت نہیں، اور ان کی زندگیاں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر ہم روح القدس کو مانگیں، اگر ہم موسیٰ کی طرح التجا کریں، 'مجھے اپنا جلال دکھا،' تو خدا کی محبت ہمارے دلوں میں فراوانی سے اُنڈیلی جائے گی۔ سنہری نالیوں کے ذریعے، سنہری تیل ہم تک پہنچایا جائے گا۔ 'نہ زور سے، نہ طاقت سے بلکہ میری روح سے، رب الافواج فرماتا ہے۔' راستبازی کے سورج کی درخشاں کرنیں قبول کر کے، خدا کے فرزند دنیا میں چراغوں کی مانند چمکتے ہیں۔ ریویو اینڈ بیرلڈ، 20 جولائی، 1897۔

روح القدس کا افاضہ اُن داخلی اور خارجی تاریخوں کے دوران واقع ہوتا ہے جنہیں دانی ایل اور مکاشفہ 11:11 نے نشان زد کیا ہے۔ دانی ایل کے باب 11 کی آیات 11 اور 12 میں کم از کم چار نبوی کردار پیش کیے گئے ہیں جن کی شناخت ضروری ہے۔ آیات 13 تا 15 میں بھی چار کی شناخت ضروری ہے، اور آیت 16 میں چار اور ہیں۔ ہم اب اسی تاریخ میں جی رہے ہیں، لہذا نبوت کے طالب علموں کے طور پر ہم پر لازم ہے کہ آیات 11 تا 16 کے علامتی کرداروں کی شناخت کریں، کیونکہ وہ ایک نبوی سلسلے کی نمائندگی کرتے ہیں جو اسی باب کی آیت 40 کی پوشیدہ تاریخ کا احاطہ کرتا ہے۔

یہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُن شخصیات کی شناخت کی جائے جن کی نمائندگی چالیسویں آیت کی اس تاریخ میں کی گئی ہے جو 1989 سے منکشف ہو رہی ہے۔

اور اُس نے کہا، اے دانی ایل، اپنے راستے پر چلا جا؛ کیونکہ یہ باتیں آخر زمانہ تک بند اور مہر کی ہوئی ہیں۔ بہتیرے پاک کیے جائیں گے، سفید کیے جائیں گے اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن شریر شریری ہی کریں گے، اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا؛ لیکن دانشمند سمجھیں گے۔ دانی ایل 12:9، 10

آیت چالیس کا آغاز وقت خاتمہ میں 1798 سے ہوتا ہے، جب فرانس کے نپولین نے پوپ کو قید کر لیا۔ نپولین کی وجہ جواز 1797 کے معاہدہ ٹولپینو کے ٹوٹ جانے پر مبنی تھی۔ نپولین اور پوپ کی کشمکش کی مثال پہلے اُس تاریخ میں مل چکی تھی جس نے دانی ایل باب گیارہ کی آیات چھ اور سات کو پورا کیا تھا۔ آیات چھ اور سات کی تکمیل میں ازدواجی معاہدے کا ٹوٹ جانا اور جنوبی بادشاہ کے ہاتھوں شمالی بادشاہ کی شکست 1798 کی تاریخ میں دوبارہ دہرائی گئی، اور یوں وہ خدا کے کلام میں آیات چھ اور سات کی پیش گوئی، اور اُن آیات کی وہ تکمیل—جو بطلموس فلاڈیلفس دوم، بادشاہ مصر، اور انطیوخس تھیوس سوم، بادشاہ شام، کے درمیان جنگ کے آغاز میں واقع ہوئی—کی نمائندگی کرتے ہیں۔ بطلموس جنوبی بادشاہ کی، اور انطیوخس شمالی بادشاہ کی نمائندگی کرتا تھا۔

آیات کی پیش گوئی، بطلموس اور انطاکیوس کی تاریخ میں اُس پیش گوئی کی تکمیل کے ساتھ—جو خود تمثیل بنی—اور 1798 میں نپولین اور پوپ کی تاریخ کے ساتھ مل کر، تین خطوط مہیا کرتی ہے جو آیات گیارہ اور بارہ میں پوتن اور زبلینسکی کی تاریخ کی تمثیل ہیں۔ چنانچہ 1798 میں وقت انتہا کو نپولین اور پوپ کی تاریخ کی نمائندگی سمجھ لینا، اگر بات وہیں ختم کر دی جائے، تو نامکمل ہے۔ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ آیات چھ اور سات نپولین اور پوپ کے بارے میں کیا پیش گوئی کرتی ہیں، اور یہ بھی کہ بطلموس اور انطاکیوس کی تاریخ اسی عرصے کے بارے میں کیا سکھاتی ہے۔ جب ہم اُن خطوط حق کو سمجھ لیتے ہیں، تو ہم سمجھ سکتے ہیں کہ وہ سابقہ تاریخی تکمیلیں آیت چالیس کی ابتدائی تاریخ کی نشاندہی کر رہی ہیں، اور اسی کے ساتھ وہ آیت چالیس کے انجام کی بھی نشاندہی کرتی ہیں، جب پوتن—جس کی تمثیل نپولین اور بطلموس کے ذریعے کی گئی ہے، اور جس

کی پیش گوئی آیات چھ اور سات میں کی گئی ہے—آیات گیارہ اور بارہ کو پورا کرتا ہے۔

اژدہا اور درندے کے درمیان نبوی تعلق کے بارے میں، جیسا کہ یوحنا انہیں شناخت کرے گا، یا جیسا کہ دانی ایل انہیں "روزانہ" اور "ویرانی کی مکروہ چیز" کے طور پر پیش کرے گا، ایک اہم مشاہدہ یہ ہے کہ وہ نبوی طور پر بہت مماثل ہیں۔ یوحنا اسے یوں کہتا ہے۔

اور انہوں نے اُس اژدے کی عبادت کی جس نے درندہ کو اختیار دیا تھا؛ اور انہوں نے درندہ کی بھی عبادت کی اور کہا، درندہ کی مانند کون ہے؟ کون اس سے جنگ کر سکتا ہے؟ مکاشفہ 13:4۔

اژدہا کی عبادت کرنا درندے کی عبادت کرنا ہی ہے، کیونکہ دونوں بت پرستی کے مذہب کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یوحنا کی طرح، دانی ایل باب آٹھ کی آیات نو تا بارہ میں "چھوٹے سینگ" کو بطور علامت استعمال کرتا ہے تاکہ بت پرست اور پاپائی دونوں روم کی نمائندگی کرے؛ تاہم وہ دونوں میں واضح امتیاز کرتا ہے: بت پرست روم کے "چھوٹے سینگ" کو مذکر حیثیت میں، اور پاپائی روم کے "چھوٹے سینگ" کو مؤنث حیثیت میں متعین کرتا ہے۔ باب سات میں دانی ایل بت پرست روم کو اپنے سے پہلے کی بادشاہیوں سے "مختلف" قرار دیتا ہے، اور وہ مزید بیان کرتا ہے کہ پاپائی روم بھی "مختلف" تھا۔ روم، چلے بت پرست ہو یا پاپائی، مختلف ہے۔ روم کی مذکر علامت، جو بت پرست روم کی نمائندگی کرتی ہے، اخاب اور بېرودیس کے ذریعے برقرار رکھی گئی۔ دونوں کی شادی پاپائیت کی علامتوں سے ہوئی تھی۔ عورت کلیسائی سیاست ہے اور مرد ریاستی سیاست؛ لہذا نبوی سطح پر جب کلام خدا مرد اور عورت کے ایک ہونے کی بات کرتا ہے تو یہ اس حقیقت کی تصدیق ہے کہ بت پرست روم اور پاپائی روم نبوی معنوں میں بہت مشابہ ہیں، کیونکہ وہ ایک تن ہیں۔

1798 میں پاپائیت کے ساتھ فرانس کا تعلق اس تعلق کی مثال ہے جو ریاست ہائے متحدہ کا پاپائیت کے ساتھ اس وقت ہوگا جب دس بادشاہ روم کو آگ سے جلا دیں گے اور اس کا گوشت کھائیں گے۔

اور وہ دس سینگ جو تُوئے اس حیوان پر دیکھے تھے، وہ فاحشہ سے نفرت کریں گے، اور اُسے ویران و برہنہ کریں گے، اور اُس کا گوشت کھائیں گے، اور اُسے آگ سے جلا دیں گے۔ مکاشفہ 17:16۔

538ء میں پاپائیت کو اقتدار میں لانے کے وقت پاپائیت کے ساتھ فرانس کا تعلق، عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے موقع پر پاپائیت کے مہلک زخم کو مندمل کرنے میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے کردار کی نمائندگی کرتا ہے۔

اور میں نے ایک اور درندہ زمین سے اُبھرتا دیکھا؛ اس کے دو سینگ برہ کے مانند تھے اور وہ اژدہا کی طرح بولتا تھا۔ اور وہ پہلے درندے کے سامنے اس کی ساری قدرت کو بروئے کار لاتا ہے اور زمین اور اس کے باشندوں کو اس پہلے درندے کی عبادت کراتا ہے جس کے جان لیوا زخم کو شفا ملی تھی۔ اور وہ بڑے بڑے عجائب کرتا ہے، یہاں تک کہ آدمیوں کے دیکھتے دیکھتے آسمان سے آگ کو زمین پر اتارتا ہے، اور اُن معجزوں کے سبب سے جنہیں درندے کے سامنے کرنے کا اسے اختیار دیا گیا تھا، وہ زمین کے رینے والوں کو دھوکا دیتا ہے؛ اور زمین کے رینے والوں سے کہتا ہے کہ وہ اس درندے کی ایک مورت بنائیں جسے تلوار سے زخم لگا تھا اور وہ زندہ رہا۔ مکاشفہ 13:11-14۔

1798 میں "وقتِ آخر"، آیت چالیس کی تکمیل میں، اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ شمال کا روحانی بادشاہ جنوب کے روحانی بادشاہ کے ذریعے ہٹا دیا گیا۔ وہ نبوتی تاریخ پوپائی حکمرانی کے بارہ سو ساٹھ سال کے اختتام کی تاریخ ہے، لہذا اُس نبوتی تاریخ کے آغاز کی نبوتی خصوصیات اس کے اختتام پر بھی نظر آتی ہیں۔ 538 میں بائبل کی نبوت کی چوتھی بادشاہی نے پانچویں بادشاہی کے لیے جگہ چھوڑ دی، اور 1798 میں پانچویں بادشاہی نے چھٹی بادشاہی کے لیے جگہ چھوڑ دی۔

538 بھی احبار باب چھبیس کے "سات گنا" کی اس لعنت کا ایک درمیانی سنگِ میل ہے جو اسرائیل کی شمالی مملکت کے خلاف 723 قبل مسیح میں شروع ہوئی، جب آشور نے افرائیم کو اسارت میں لے لیا۔

لہذا 1798 میں نہ صرف 538 کی نبوتی خصوصیات پائی جاتی ہیں بلکہ 723 قبل مسیح کی بھی۔ 723 قبل مسیح میں اسرائیل کے دس قبائل آشور کے ہاتھوں مغلوب ہو رہے تھے، اور بارہ سو ساٹھ سال بعد 538 میں بت پرست روم پاپائی روم کے ہاتھوں مغلوب ہو رہا تھا، جو بالآخر 1798 میں "سات گنا" کے اختتام پر فرانس کے ہاتھوں خود سرنگوں کر دیا گیا۔

1798 میں، فرانس، جنوب کا بادشاہ، نے پاپائیت کو تخت سے اتار دیا۔ 538 میں، فرانس، جو بت پرست روم کے دس بادشاہتوں میں بکھر جانے کی نمایاں ترین علامت تھا، نے پاپائیت کو تخت پر بٹھایا۔ اتوار کے قانون کے وقت ریاست ہائے متحدہ 538 میں فرانس کے کردار کو دہرائے گا، اور جب دس بادشاہ پاپائیت کو آگ سے جلائیں گے اور اس کا گوشت کھائیں گے تو ریاست ہائے متحدہ 1798 میں فرانس کے کردار کو دہرائے گا۔

اسرائیل کی شمالی اور جنوبی مملکتوں کے خلاف "سات زمانے" کی سزا شمال کی طرف سے آنے والی سلطنتوں کے ہاتھوں نافذ ہوئی۔

اسرائیل ایک پراگندہ بھیڑے؛ شیروں نے اسے بانکاے: پہلے آشور کے بادشاہ نے اسے نگل لیا ہے؛ اور آخر میں اس نبوکدنصر بادشاہ بابل نے اس کی ہڈیاں توڑ دی ہیں۔ یرمیاہ 50:17۔

آشور شمال کی طرف سے آیا اور 723 قبل مسیح میں دس قبائل کو فتح کر لیا، اور بابل نے 677 قبل مسیح میں یہوداہ کو اسیر بنا لیا۔ اگرچہ یہوداہ کے مقابلے میں اسرائیل شمالی بادشاہت تھا، تاہم دونوں بادشاہتیں شمال سے آنے والے دشمنوں کے ہاتھوں فتح ہوئیں، یوں جس دشمن نے انہیں اسیری میں لیا اس کے لحاظ سے اسرائیل اور یہوداہ دونوں جنوبی بادشاہتیں قرار پاتی ہیں۔ 723 قبل مسیح اس بات کی نمائندگی کرتا ہے کہ شمال کا بادشاہ ایک جنوبی دس حصوں پر مشتمل بادشاہت کو فتح کرتا ہے۔ 538 بت پرستی سے پاپائیت کی طرف انتقال کی نمائندگی کرتا ہے اور یہ بھی کہ ایک شمالی بادشاہت نے ایک دس حصوں پر مشتمل بادشاہت کو فتح کیا۔ 1798 اس بات کی نمائندگی کرتا ہے کہ ایک شمالی بادشاہ کو ایک جنوبی بادشاہ نے شکست دی، جو دس حصوں پر مشتمل بادشاہت کی نمائندگی کرتا ہے۔

اور اسی گھڑی ایک بڑا زلزلہ آیا، اور شہر کا دسواں حصہ گر گیا، اور زلزلے میں سات ہزار آدمی ہلاک ہو گئے؛ اور جو باقی تھے وہ خوفزدہ ہو گئے اور آسمان کے خدا کو جلال دیا۔ مکاشفہ 11:13

538 سے وابستہ دور انتقال، جب روم بت پرستانہ نظام سے پاپائی نظام میں تبدیل ہوا، دانی ایل کے آٹھویں باب میں مذکر سے مونث کی تبدیلی بھی ہے، جو علامتی طور پر ریاستی سیاست سے کلیسائی سیاست کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ "سات زمانوں" کی نبوت پر "سچائی" کی مہر ہے: پہلا حرف (723 ق م) عبرانی حروفِ تہجی کے بائیسویں اور آخری حرف (1798) کی وضاحت کرتا ہے، جبکہ تیرھواں اور درمیانی حرف بغاوت (538) کی نمائندگی کرتا ہے۔ دانی ایل بیان کرتا ہے کہ "معصیتِ ویرانی" کی اصطلاح جس "معصیت" کی علامت ہے، وہ کلیسا اور ریاست کے اتحاد پر مشتمل تھی، اور اس تعلق میں اختیار کلیسا کے پاس تھا۔ یہی "معصیت" 538 کی نمائندگی کرتی ہے، جو "سات زمانوں" کی اس مدت کے تین بنیادی سنگِ میلوں میں درمیانی ہے اور مجازی طور پر تیرھواں حرف ہے، جو اسرائیل کے شمالی دس قبائل کے خلاف تھی۔

سن 1798 میں، جیسا کہ دانیال کے باب گیارہ کی آیت چالیس میں بیان کردہ "وقتِ انتہا" کے موقع پر، ملحدانہ فرانس، یعنی جنوب کا بادشاہ، نے پاپائیت، یعنی شمال کا بادشاہ، کو مہلک زخم پہنچایا۔ 1989 میں پاپائیت نے ملحدانہ جنوب کے بادشاہ کے خلاف، جو اس وقت سوویت یونین بن چکا تھا، جوابی کارروائی کی۔ اس جوابی کارروائی میں امریکہ اور ویٹیکن کے درمیان ایک خفیہ اتحاد شامل تھا۔ 1989 میں سوویت یونین کا ختم ہو جانا آیت چالیس کے تحریری نبوی پیغام کو اختتام پر لاتا ہے، اور

اگلی آیت، یعنی آیت اکتالیس، امریکہ میں اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتی ہے۔ یوں 1989 میں سوویت یونین کے انہدام سے لے کر اگلی آیت میں مذکور اتوار کے قانون تک، ہم آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

آیت چالیس کا آغاز 1798 میں جنوب اور شمال کے بادشاہوں کی شناخت سے ہوتا ہے، اور پھر 1989 میں بھی جنوب اور شمال کے بادشاہوں کی، نیز ایک تیسری قوت کی شناخت سے، جس کی نمائندگی رتھوں، جہازوں اور گھڑ سواروں کے ذریعے کی گئی ہے۔

اور آخر کے وقت جنوب کا بادشاہ اُس پر حملہ کرے گا؛ اور شمال کا بادشاہ بگولے کی مانند رتھوں، اور گھڑ سواروں، اور بہت سے جہازوں کے ساتھ اُس کے خلاف آئے گا؛ اور وہ ملکوں میں داخل ہوگا، اور اُمڈ پڑے گا اور گزر جائے گا۔ دانی ایل ۱۱:۴۰۔

1798 میں "وقتِ آخر" پر نپولین کا ایک حقیقی جنرل ویٹیکن میں داخل ہوا اور پوپ کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ 1989 میں 1798 کا بدلہ لیا گیا۔ 1798 اور 1989 کے درمیان تاریخ میں کچھ نبوی تبدیلیاں رونما ہوئیں جنہیں نوٹ کرنا اہم ہے۔ 1798 کے دور میں ملحدانہ فرانس بادشاہِ جنوب تھا اور پہلا روحانی بادشاہِ جنوب تھا، اور پیوٹن کا روس اس کا آخری ہونا مقدر ہے۔ فرانس کی شناخت مکاشفہ باب گیارہ میں کی گئی ہے، جسے سسٹر واٹ نے براہِ راست ملحدانہ فرانس قرار دیا ہے۔ باب گیارہ میں فرانس کی شناخت کے لیے دو علامتوں میں سے ایک مصر ہے، جسے سسٹر واٹ الحاد کی علامت قرار دیتی ہیں۔ اسی باب میں جو درندہ اتھاہ گڑھے سے اوپر ابھرتا ہے وہ الحاد تھا جو اسی زمانے میں تاریخ میں نمودار ہوا۔

لادینیت تاریخ میں 1798 کے دور میں فرانس سے داخل ہوتی ہے، اور 1989 تک لادینیت کا روحانی بادشاہ سوویت یونین بن چکا ہوتا ہے۔ 1989 میں پوپ جان پال دوم اور رونالڈ ریگن کے درمیان ایک خفیہ اتحاد کی تکمیل کے طور پر سوویت یونین کا زوال دانیال کے باب گیارہ کی آیت دس میں بطور نمونہ پیش کیا گیا تھا، اور آیت دس کی دوسری گواہی یسعیاہ کے اس بیان میں ملتی ہے جس میں اسرائیل کی شمالی اور جنوبی سلطنتوں کے خلاف پچیس سو بیس برس کی دو لعنتوں کا ذکر ہے، جیسا کہ ابواب سات سے گیارہ میں بیان کیا گیا ہے۔

لہذا 1989 آخری ایام کی نبوی پہیلیوں کو سلجھانے کے لیے نقطہٴ حوالہ بن جاتا ہے۔ اسی وقت آیت چالیس کی مہر کھولی گئی۔ اب یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ آیت چالیس 1798 میں شروع ہوتی ہے اور آیت اکتالیس میں بیان کیے گئے اتوار کے قانون پر ختم ہوتی ہے۔

اتوار کے قانون کے وقت ریاستہائے متحدہ اڑدھے کی مانند بولے گا اور بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہت کے طور پر اپنی حکمرانی کا خاتمہ کرے گا۔ اس نے اپنی حکمرانی کا دور 1798 میں شروع کیا، جب پانچویں بادشاہت کو مہلک زخم لگا۔ 1798 میں ریاستہائے متحدہ نے اجنبیوں اور بغاوت کے قوانین منظور کیے، یوں اپنے آغاز ہی میں چھٹی بادشاہت کے انجام کی علامت قائم کی۔ لہذا آیت چالیس بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہت کے طور پر ریاستہائے متحدہ کی تاریخ ہے۔

1798 عبرانی حروفِ تہجی کا پہلا حرف ہے، اتوار کا قانون عبرانی حروفِ تہجی کا بائیسویں اور آخری حرف ہے اور 1989 درمیانی نشانِ راہ ہے جو اُس بغاوت کی نمائندگی کرتا ہے جس کی علامتیں عدد 13 اور عبرانی حروفِ تہجی کا تیرہواں حرف ہیں۔ 1989 بائبل کی نبوت کے مخالفِ مسیح کے ساتھ ریگن کے خفیہ اتحاد کی بغاوت کی نمائندگی کرتا ہے۔ 1989 اُن آخری آٹھ صدور میں سے پہلے کے دورِ صدارت کا آغاز کرتا ہے جو آئین کے خلاف بڑھتی ہوئی بغاوت کے دور میں برسرِ اقتدار رہتے ہیں۔ 1989 نے سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹوں کے درمیان ایک آزمائشی عمل شروع کیا جو عبادت گزاروں کے دو طبقات تشکیل دینے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ وفادار کم ہیں، بے وفا زیادہ ہیں۔ 1989 آیت چالیس کے مرکزی نشانِ راہ کی

نمائندگی کرتا ہے، اور یہ اُس بغاوت کی نمائندگی کرتا ہے جس کی علامت تیرہواں حرف ہے۔ آیت چالیس پر "سچائی" کی مہر ثبت ہے۔

آیت چالیس میں شمال اور جنوب کے بادشاہ ہیں، جو آیت کے اختتام پر مذکور تاریخ میں مختلف ہیں۔ اس میں ریاست ہائے متحدہ بھی شامل ہے، جو یوحنا کے مطابق جھوٹا نبی ہے جو اژدہا اور درندے کے ساتھ مل کر دنیا کو آرمائیڈوں کی طرف لے جاتا ہے۔ آیت چالیس میں جنوب کا بادشاہ اژدہا ہے، شمال کا بادشاہ درندہ ہے؛ اور رتھ، جہاز اور گھڑ سوار سے مراد جھوٹا نبی ہے۔ 1989 میں آیت چالیس کی تکمیل آیات گیارہ سے پندرہ کو سمجھنے کے لیے ایک اہم نبوی خصوصیت بن جاتی ہے۔ اگر آپ 1989 کے بارے میں درست نہیں ہیں، تو منطقی طور پر آج جس تاریخ میں ہم ہیں اس کے بارے میں آپ درست نہیں ہو سکتے۔

1989 سے اتوار کے قانون تک پاپائیت کے لیے تین پراکسی جنگیں آیات دس تا پندرہ میں پیش کی گئی ہیں۔ ان آیات کو ایک مسلسل تاریخ کے طور پر سمجھنا چاہیے، کیونکہ آیات دس تا پندرہ کی تاریخی تکمیل میں جن تین معرکوں کی نمائندگی کی گئی ہے، ان میں وہی "انٹیوخس میگنس" ملتا ہے۔

تینوں جنگیں ایک ہی نبوی سلسلہ ہیں، کیونکہ انٹیوخس میگنس تینوں جنگوں میں شامل تھا۔ آیت دس اور اشعیا 8:8، 1989 میں آیت چالیس کی تکمیل کے دو گواہ فراہم کرتے ہیں۔ آیت چالیس، آیت دس اور اشعیا 8:8 میں نقطہ حوالہ ہے۔ "رتھ، جہاز اور سوار" مکاشفہ کے باب تیرہ میں زمین کے درندے کے دو سینگوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ آخر میں، جب ریاست ہائے متحدہ "اژدہا کی مانند بولتی ہے" تو دونوں سینگ اب جمہوریت اور پروٹسٹنٹ ازم نہیں رہیں گے۔ اُس وقت نام نہاد پروٹسٹنٹ کیتھولک ازم کے ساتھ مل جائیں گے، اور آئینی جمہوریہ ایک آمریت میں بدل دی جائے گی۔ اُس دور میں زمین کے درندے کے دونوں سینگ اقتصادی اور عسکری قوت ہوں گے۔ مکاشفہ کے باب تیرہ میں ریاست ہائے متحدہ دنیا کو خرید و فروخت کے لیے، اور موت کی دھمکی کے تحت بھی، درندے کا نشان قبول کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ وہ دونوں سینگ دانیال کے "جہاز" ہیں جو اقتصادی قوت کی نمائندگی کرتے ہیں، اور اُس کے "سوار اور رتھ" جو عسکری طاقت کی نمائندگی کرتے ہیں۔

1989 یہ ثابت کرتا ہے کہ جب آیات گیارہ تا پندرہ میں رافیا اور پانیوم کی جنگوں کے تاریخی تحقق کا اطلاق کیا جائے، تو وہی نبوتی طریقہ کار استعمال کرنا لازم ہے جو 1989 اور سوویت یونین کے انہدام کو سمجھنے کے لیے اختیار کیا گیا تھا، کیونکہ انٹیوخس میگنس ان تینوں جنگوں میں، جن کا ذکر آیات دس تا پندرہ میں ہے، کی نمائندگی ہوئی ہے۔ انٹیوخس میگنس رتھوں، جہازوں اور گھڑ سواروں کی قوت کی نمائندگی کرتا ہے، جو 1989 میں رونالڈ ریگن تھا، اٹھ صدور میں پہلا، جن میں آخری بھی چھٹا تھا اور اب اٹھواں ہے جو سات میں سے ہے۔

اشعیا باب تیس کے مطابق پاپائی قوت (وہ فاحشہ جو زمین کے بادشاہوں کے ساتھ زناکاری کرتی ہے) بائبل نبوت کی چھٹی بادشاہی کی حیثیت سے ریاست ہائے متحدہ کی حکمرانی کے دوران پوشیدہ رہے گی۔ 1989 میں ریاست ہائے متحدہ، جس کی تمثیل Antiochus Magnus سے کی گئی تھی، الحاد کے درندے کے خلاف اپنی جنگ میں پاپائیت کی نمائندہ قوت تھی، جس نے 1798 میں اسے ایک مہلک زخم لگایا تھا۔

آیت دس سے پندرہ تک کی تین لڑائیاں شمال کے بادشاہ اور جنوب کے بادشاہ—جو لامذہبیت کا بادشاہ ہے—کے درمیان جنگ کی نمائندگی کرتی ہیں۔ شمال کا بادشاہ—جو دراصل صور کی چھپی ہوئی فاحشہ ہے—اپنی طاقت کی بحالی اور لامذہبیت کے بادشاہ یعنی جنوب کے بادشاہ کی شکست کی طرف بڑھتے ہوئے بالواسطہ قوتوں کو استعمال کرتی ہے۔ آیات دس تا پندرہ کی ان تین لڑائیوں کی تاریخی تکمیل ہمیں بتاتی ہے کہ پہلی اور آخری لڑائی میں انٹیوخس اعظم جیتا، مگر درمیانی لڑائی وہ ہار گیا۔ 1989 میں رونالڈ ریگن کے دور میں پوپ جان پال دوم کے ساتھ اشتراک اور سوویت یونین

کے انہدام سے متعلق نبوتی خصوصیات کی ہم نظیر ان تین لڑائیوں کی آخری لڑائی میں ہوگی، کیونکہ یہی آیات وہ ہیں جو مہلت آزمائش کے بند ہونے سے ذرا پہلے منکشف ہوتی ہیں۔ جیسے آیت چالیس 1798 میں اور پھر 1989 میں منکشف ہوئی تھی، اسی طرح آخر میں بھی وہ آیت منکشف ہوئی، جس کی ابتدا جولائی 2023 سے ہوئی۔

یسوع مسیح کا مکاشفہ مہلت کے ختم ہونے سے ٹھیک پہلے کھولا جاتا ہے، اور اس میں یہ اعلیٰ ترین سچائی شامل ہے کہ یسوع اول اور آخر ہے، اور اسی حیثیت سے وہ ہمیشہ ابتدا سے انجام کو واضح کرتا ہے۔ ایڈونٹسٹ تحریک کے لیے مہلت اتوار کے قانون پر ختم ہوتی ہے، اور مہلت کے ختم ہونے سے ذرا پہلے یسوع مسیح کا مکاشفہ کھولا جاتا ہے۔ وہ پیغام جو اتوار کے قانون کے بند دروازے پر مکمل ہوتا ہے، نصف شب کی پکار کا پیغام ہے، جو ملیرائٹ تحریک کی تاریخ میں 22 اکتوبر 1844 کے بند دروازے تک لے گیا۔ آیت چالیس کے آغاز میں 1798 کی مہر کھلنا، جو کہ بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہت کے طور پر ریاست ہائے متحدہ کے آغاز کا بھی وقت ہے، آیت چالیس کے وسط میں 1989 کی مہر کھلنے اور ریاست ہائے متحدہ کے تدریجی خاتمے کے آغاز کی تمثیل تھا۔ 1798 میں مہر کھلنا، جس نے 1989 کی تمثیل کی، 2023 میں نصف شب کی پکار کے پیغام کی مہر کھلنے کے دو گواہوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ سلسلہ، اپنے تین سنگ میل 1798، 1989 اور 2023 کے ساتھ، دس کنواریوں کی تطہیر کے اندرونی کام اور بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہت کے بیرونی سلسلے کی نشاندہی کرتا ہے۔

آیت گیارہ میں بیان کی گئی جنگ، جو جنگِ رافیا میں پوری ہوئی جب انطیوخس کو بطلموس نے شکست دی، پاپائی نمائندہ طاقت کی شکست کی نمائندگی کرتی ہے، جو اس موجودہ جنگ میں یوکرین کے نازی ہیں، جو EU اور نیٹو پر مشتمل مغربی یورپی گلوبلسٹ ممالک کے ساتھ متحد ہیں، اور اقوام متحدہ کے سیاسی و معاشی گلوبلسٹوں کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلتے ہیں۔ اگر انطیوخس اعظم تینوں جنگوں میں موجود تھا اور بادشاہ جنوب کے خلاف پاپائی نمائندہ طاقت کی نمائندگی کرتا ہے، تو یہ 1989 میں امریکہ کیسے ہو سکتا ہے، پھر رافیا کی جنگ سے ممثل یوکرینی، اور پھر پانیم کی جنگ میں دوبارہ امریکہ؟ آیت دس، آیات گیارہ سے پندرہ تک کی کنجی ہے، کیونکہ اس کی 1989 میں تکمیل تین پراکسی جنگوں میں پہلی کی نبوی خصوصیات کی ایک مثال فراہم کرتی ہے۔ انطیوخس کو پاپائی نمائندہ طاقت کے طور پر شناخت کرنے کی نبوی دلیل کیا ہے، جبکہ تینوں جنگوں میں سے ہر ایک پر امریکہ کو لاگو نہیں کیا جاتا؟

یوکرین کی جنگ کی تاریخ میں، جس کی نمایاں مثال رافیا کی جنگ ہے، امریکہ نے یوکرین کے نازیوں کو اپنی پراکسی قوت کے طور پر استعمال کیا، اسی تاریخ میں جہاں وہ پاپائیت کی ایک شبیہ تشکیل دے رہے ہیں، وہ قوت جو ہمیشہ اور صرف اپنے گھناؤنے کام کے لیے پراکسی قوتوں کو استعمال کرتی ہے۔

آیات دس تا پندرہ میں نیابتی طاقتوں کے سوال کا جواب دینے کے لیے انطیوخس کی بطور علامت خصوصیات کا نبوتی مطالعہ درکار ہے۔ دیادوخی کی جنگیں 323 تا 281 قبل مسیح کے درمیان ہونے والی ایک سلسلہ وار لڑائیاں تھیں۔ یہ جنگیں دیادوخی (یونانی میں 'جانشین')، یعنی سکندر اعظم کے جرنیلوں اور جانشینوں کے مابین ہوئیں، جنہوں نے 323 قبل مسیح میں اس کی وفات کے بعد اس کی وسیع سلطنت پر کنٹرول کے لیے لڑائی کی۔ پہلا انطیوخس انطیوخس اول سوٹر تھا، جو سلوقس اول نیکٹر کا بیٹا تھا۔ سلوقس، جو سکندر کے دیادوخی (جانشینوں) میں سے ایک تھا، نے سلوقی سلطنت کی بنیاد رکھی۔

انطیوخس نام کو اس معنی میں سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ شخص جو تائید کے لیے کسی کی جگہ کھڑا ہوتا ہے۔ انطیوخس روم کی علامت ہے، اور پاپائی روم ضد مسیح ہے، جس میں انطیوخس کی مانند ملتی جلتی رمزیت پائی جاتی ہے۔ انطیوخس بطور نام سلوقی سلطنت کے بانی کے بیٹے کی نمائندگی کرتا تھا، اور اس معنی میں انطیوخس اپنے باپ کی جگہ، یعنی اس کے قائم مقام کے طور پر کھڑا ہوا۔

سسٹر وائٹ شیطان اور پوپ دونوں کو ضدِ مسیح قرار دیتی ہیں، اور کہتی ہیں کہ پوپ زمین پر شیطان کا نمائندہ ہے۔ یہ سلوقی سلطنت میں ایک نمایاں شاہی نام بن گیا، جزوی طور پر انطیوخس اول سوٹر اور شہرِ انطاکیہ کے ساتھ اس کی نسبت کی بنا پر، جس کا نام یا تو سلوقس اول کے باپ یا بیٹے کے نام پر رکھا گیا تھا۔ پوپ شیطان کا قائم مقام ہے، اور علامتی طور پر انطیوخس کا نام اپنے باپ کا قائم مقام ہونے کی علامت ہے، یعنی اُس شمالی مملکت کے بانی کی، جس نے اس کا دارالحکومت بابل میں قائم کیا۔

سکندر اعظم کی 323 قبل مسیح میں وفات کے بعد، اس کی سلطنت دیاوخی (جانشینوں) کے درمیان بکھر گئی۔ تقسیمِ بابل (323 قبل مسیح) میں، سیلوکس کو ابتدا میں پرڈیکاس، جو سکندر کی سلطنت کا نائب السلطنت تھا، کے ماتحت "رفیق" گھڑسواروں کے کمانڈر (ایک باوقار عسکری عہدہ) کے طور پر مقرر کیا گیا۔ 321 قبل مسیح تک، پرڈیکاس کی موت اور دیاوخی کے مابین مزید مذاکرات کے بعد، تقسیمِ تریپارادیسس کے دوران سیلوکس کو بایلیہ کا ساتراپ (گورنر) مقرر کیا گیا۔ 316 قبل مسیح میں، ایک اور دیاوخی، اینٹیگونس اول مونوفتھالمس نے اپنی بڑھتی ہوئی طاقت کے باعث سیلوکس کو بابل سے فرار ہونے پر مجبور کر دیا۔ سیلوکس نے مصر میں بطلموس اول سوٹر کے ہاں پناہ لی۔ 312 قبل مسیح میں، سیلوکس بطلموس کی فراہم کردہ ایک چھوٹی سی فوج کے ساتھ بابل واپس آیا۔ اس نے اینٹیگونس کی افواج کو شکست دی اور بابل دوبارہ حاصل کر لیا، جس سے اس کی طاقت کی بنیاد قائم ہوئی۔ اس واقعے کو اکثر سلوقی سلطنت کی بنیاد سمجھا جاتا ہے، اور 312 قبل مسیح کو تاریخی شمار میں سلوقی عہد کا آغاز مانا جاتا ہے۔

نام Seluecus یونانی زبان سے مشتق ہے اور جڑ (σέλας) سے نکلا ہے، جس کے معنی "روشنی"، "تابانی" یا "شعلہ" ہیں۔ یہ نام درخشندگی یا نور افشانی کا مفہوم دیتا ہے اور Seleucus I Nicator جیسے نمایاں شخص کے لیے موزوں ہے، جو Seleucid Empire کے بانی ہیں اور اس باپ کی نمائندگی کرتے ہیں جو آسمان میں نور بردار رہا تھا۔

دنیاوی فائدے اور اعزازات کو یقینی بنانے کے لیے، کلیسیا اس بات پر آمادہ ہو گئی کہ وہ اہل زمین کے بڑے لوگوں کی عنایت اور حمایت تلاش کرے؛ اور یوں مسیح کو ٹھکرا کر، وہ شیطان کے نمائندے—روم کے بشپ—کے آگے اپنی وفاداری پیش کرنے پر مائل ہو گئی۔ دی گریٹ کنٹروورسی، 50

انطیوخس کبیر پاپائی اقتدار کی پراکسی کی نمائندگی کرتا ہے، جس طرح پوپ شیطان کی پراکسی کی نمائندگی کرتا ہے۔ انطیوخس کی علامت مختلف پراکسی طاقتوں کی گنجائش رکھتی ہے، جیسے کہ بہت سے پوپ ہو چکے ہیں۔ ریگن 1989 کا پراکسی تھا، 2014 میں یوکرین امریکہ کی پراکسی بنا اور جنگِ پانیوم میں ٹرمپ پراکسی ہے۔ ریگن پہلا تھا، ٹرمپ آخری ہے اور زیلینسکی درمیانی بغاوت ہے۔